No of printed pages: 10

Class: IX
Mid Term Examination: 2023-24
Subject: Urdu
Marking Scheme
Set:A

کل نمبر:۸۰

وقت:۳ گھنٹہ

کل صفحات ۔ ۱۰

(اردو کورس ۔ بی)

ہدایت: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب ہر حصہ میں موجود ہدایت کے مطابق تحریر کیجئے ۔

حصہ ۔ الف: عبارت فہمی اور شعر فہمی ۲۰ نمبر

سوال نمبر ا: مندرج ذیل غیر درسی اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس پر مبنی سوالوں کے جواب لکھیے؟ ۵

(حصہ الف)

سوال نمبر ا: درجہ ذیل غیر درسی عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گیے سوالوں کے متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھیے: ۵

ڈائنا سور کی دریافت سے پہلے ہاتھی کو دنیا کا سب سے بڑا جانور سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب دنیا میں ڈائناسور نہیں پایا جاتا اس لیے اب چوپایا جانوروں میں ہاتھی کو سب سے بڑا جانور سمجھا جاتا ہے۔ اس کے دو لمبے لمبے دانت باہر کی طرف نکلے رہتے ہیں ان دانتوں سے وہ کھانے کا کام نہیں لیتا یہ صرف دیکھنے کے ہوتے ہیں اسی لیے مشہور ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور، دکھانے کے اور، ہاتھی جنگلوں میں غول بنا کر رہتے ہیں اور حفاظت کے خیال سے اپنے بچوں اور بڑھے ہاتھیوں کو جھنڈ کے بیچ میں رکھتے ہیں۔ جب انہیں خطرہ محسوس ہوتا ہے تو بہت زور زور سے چنگھاڑتے ہیں اور ایک ساتھ دشمن پر حملہ کرتے ہیں ہاتھی پالنا عام آدمیوں کے بس کی بات نہیں اس کی خوراک اور دیکھ بھال کا خرچہ دولت مند ہی برداشت کر سکتے ہیں۔

ا۔ سب سے بڑا جانور کسے کہا جاتا ہے؟

جواب: ہاتھی کو سب سے بڑا جانور سمجھا جاتا ہے۔

۲۔ ہاتھی کے دانتوں کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: اس کے دو لمبے لمبے دانت باہر کی طرف نکلے رہتے ہیں ان دانتوں سے وہ کھانے کا کام نہیں لیتا یہ صرف دیکھنے کے ہوتے ہیں اسی لیے مشہور ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور، دکھانے کے

۳۔ اس اقتباس میں کس کہاوت کا ذکر کیا گیا ہے ؟

جواب: ہاتھی کے دانت کھانے کے اور، دکھانے کے اور، ہوتے ہیں۔

۴۔ جنگل میں غول بنا کر رہنے کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے ؟

جواب: ہاتھی جنگلوں میں غول بنا کر رہتے ہیں اور حفاظت کے خیال سے اپنے بچوں اور بڑے ہاتھیوں کو جھنڈ کے بیچ میں رکھتے ہیں۔

۵۔ ہاتھی کا پالنا عام آدمیوں کے بس کی بات کیوں نہیں ہے ؟

جواب: ہاتھی پالنا عام آدمیوں کے بس کی بات نہیں اس کی خوراک اور دیکھ بھال کا خرچہ دولت مند ہی برداشت کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: ذیل میں دیے غیر درسی شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ ۵

گیا دن ہوئی شام آئی ہے رات
خدا نے عجب شے بنائی ہے رات
نہ ہو رات تو دن کی پہچان کیا
اٹھائے مزہ دن کا انسان کیا
کوئی رات خلقت چھٹی کام سے
خاموشی سی چھائی سر شام سے
مسافر نے دن بھر کیا ہے سفر
سر شام منزل پہ کھولی کمر
اندھیرا اجالے پہ غالب ہوا
ہر ایک شخص راحت کا طالب ہوا

۱۔ عجب شے کسے کہا گیا ہے ؟

جواب: رات کو عجب شے بتایا گیا ہے۔

۲۔ رات سے کس کی پہچان ہے ؟

جواب: رات سے دن کی پہچان ہے۔

۳۔ خاموشی کب سے چھائی ہوئی ہے ؟

جواب :خاموشی سی چھای سرشام سے ۔

۴۔ مسافر کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : مسافر سے مراد کام پر گیا ہوا انسان، تھکا ماندا شام کو گھر آتا ہے، اسی لیے اسے مسافر کہا گیا ہے ۔

۵۔ اندھیرے کے غالب ہوتے ہی کیا ہوا ؟

جواب :اندھیرا اجالے پہ غالب ہوجاتا ہے ۔

سوال نمبر۳: درج ذیل درسی نثری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھے ؟۵

بہت پہلے کی بات ہے کہ جب ہر طرف نیک لوگ بستے تھے کوئی کسی سے دھوکا نہیں کرتا تھا۔ ہندو مسلمان ایک دوسرے کا خیال رکھتے جس کا جو حق ہوتا اسے مل جاتا تھا اسی زمانے میں ایک شہر تھا۔ عادل آباد شہر میں ایک دولت مند تاجر رہتا تھا جس کا دوسرے ملکوں میں لین دین تھا اس کے پاس ایک قیمتی گھوڑا تھا۔ جو اس نے کسی عرب سے خریدا تھا ایک بار اس گھوڑے پر بیٹھ کر یہ دکاندار تجارت کی غرض سے جا رہا تھا کہ بے خیالی میں ایک جنگل میں چلا گیا اس نے دیکھا کہ چھ آدمی اس کے پیچھے آرہے ہیں آگے بڑھ کر دو آدمیوں نے اس پر حملہ کر دیا اس نے ان کا مقابلہ کیا مگر یہ دیکھ کر کے وہ چھ ڈاکو ہیں اس نے اپنے گھوڑے کا رخ گھر کی جانب کر دیا۔ گھوڑا دکاندار کو لے کر اتنی تیزی سے دوڑا کے ڈاکوؤں کے گھوڑے بہت پیچھے رہ گئے اور گھوڑا اپنے سوار کو لے کر صحیح سلامت گھر پہنچ گیا مگر اس روز بہت تیز دوڑنے سے گھوڑے کی ٹانگیں بیکار ہوگیں دکان دار نے یہ دیکھ کر سایس کو حکم دیا کہ جب تک یہ گھوڑا جیتا ہے اس سے کوئی کام نہ لیا جائے روزانہ صبح شام چھ سیر دانہ دیا جائے چند روز بعد گھوڑے کی آنکھیں بھی جاتی رہیں سائنس نے دکاندار کے کہنے پر عمل نہیں کیا وہ روزانہ کم کر کے دانہ کھلاتا رہا اور ایک روز اس اپاہج اندھے گھوڑے کو اصطبل سے نکال دیا۔

۱۔ دکاندار پر حملہ کرنے والے کون لوگ تھے ؟

جواب: دکاندار پر حملہ کرنے والے چھ ڈاکو تھے ۔

۲۔ اس شہر کا کیا نام تھا جہاں یہ تاجر رہا کرتا تھا؟

جواب: جہاں تاجر رہا کرتا تھا وہ شہر کا نام عادل آباد تھا۔

۳۔ بے خیالی میں تاجر کس طرف نکل گیا تھا؟

جواب: بے خیالی کے عالم میں تاجر جنگل کی طرف نکل گیا۔

۴۔ تاجر نے سایس کو کیا حکم دیا؟

جواب۔ :اس سے کوئی کام نہ لیا جائے اور روزانہ چھ سیر اسکو دانا دیا جائے ۔

۵۔ چند روز بعد گھوڑے کی ۔۔۔۔۔۔۔۔ بھی جاتی رہیں ۔

جواب: چند روز بعد گھوڑے کی آنکھیں بھی جاتی رہیں

سوال نمبر۴: درج ذیل درسی شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے؟ ۵

چمکنے سے جگنو کے تھا ایک سماں — ہوا پر اڑے جیسے چنگاریاں

پڑی ایک بچے کی ان پر نظر — پکڑ ہی لیا ایک کو دوڑ کر

چمکدار کیڑا جو بھایا اسے — تو ٹوپی میں جھٹ پٹ چھپایا اسے

وہ جھم جھم چمکتا ادھر سے ادھر — پھرا کوئی رستہ نہ پایا مگر

تو غمگین قیدی نے کی التجا — کہ چھوٹے شکاری مجھے کر رہا

خدا کے لیے چھوڑ دے چھوڑ دے — میری قید کے جال کو توڑ دے

کروں گا نہ آزاد اس وقت تک — کہ میں دیکھ لوں دن میں تیری چمک

جواب:

۱۔ مندرج ذیل بالا اقتباس شاعری کی کس صنف سے لیا گیا ہے؟

جواب: (ii) نظم

۲ جگنو، جب اڑ رہے تھے تو کیسا لگ رہا تھا؟

جواب: ہوا پر اڑے جیسے چنگاریاں

۳۔ جگنو، کو کس نے اپنی قید میں کر رکھا تھا؟

جواب: ننھے شیکاری نے جگنو کو اپنی قید میں کر رکا تھا۔

۴۔ جگنو، کو کہاں چھپایا گیا تھا؟

جواب: ننھے شکاری نے جگنو کو اپنی ٹوپی میں چھپایا تھا۔

۵-کروں گا نہ آزاد اس وقت تک ۔۔۔۔۔۔۔ شعر مکمل کیجیے –

جواب کہ میں دیکھ لوں دن میں تیری چمک -

حصہ -ب: تحریری مہارت -۲۵

سوال نمبر۵: نیچے لکھے عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے؟ ۱۰

جواب: قومی اتحاد ملک کی ضرورت:

اتحاد کے معنی آپس میں متحد اور اکٹھے ہو کر زندگی بسر کرنے کے ہیں یوں تو اتحاد ایک چھوٹا سا لفظ ہے مگر یہ لفظ اتنا جامع ہے کہ اس کے اندر معنی کا ایک جہاں پوشیدہ ہے انفرادی قوت، فکری قوت، معاشرتی قوت، اقتصادی قوت، اور سائنسی قوت وغیرہ کا استعمال ملک کی بھلائی کے لیے مل جل کر کرنا ہی قومی اتحاد ہے اگر تمام انسانی قوتوں اور صلاحیتوں میں مطابقت، اور افکار و کردار اور قول و فعل میں کسی قسم کا تضاد نہ رہے تو اتحاد کی بدولت بہتر فضا پیدا ہو سکتی ہے ۔

قومی اتحاد کا مطلب یہ ہے کہ پوری قوم بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ پوری بنی نوع ایک ہو جائے اور زندگی کے کسی شعبے میں ان میں تفریق نہ پائی جائے ۔ تاریخ کے جس موڑ پر ہم اس وقت کھڑے ہیں وہ ہمیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہا ہے، وطن عزیز اس وقت نازک دور سے گزر رہا ہے، آپسی اختلافات ختم کرنے اور اتحاد کی جتنی ضرورت آج ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی ۔

خدا کے فضل سے ہمارا ملک قدرت کے عطا کردہ بے پناہ وسائل سے مالا مال ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر اجتماعی مفادات کے لیے اپنی توانائیاں خرچ کریں بحیثیت ایک قوم ہمیں منتخب حکومت پر اعتماد کرنا چاہیے امن و امان کی بحالی اور معیشت کے استحکام کے لیے حکومت کی مدد کرنی چاہیے ۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے جب تک ملک کے لوگوں میں اتحاد اور اتفاق رہا دنیا کی کوئی طاقت انہیں شکست نہیں دے سکی لیکن جو نہی ان میں تفرقہ پڑا تو ان کی ہوا اکھڑ گئی، ہمیں موجودہ چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے انفرادی اور اجتماعی سطح پر مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھنا ہو گا تاکہ ہمارا وطن دنیا کے نقشے پر ایک مضبوط پر امن اور فلاحی ملک بن کر چمکے ہیں ۔

سوال نمبر ۶: والد صاحب، کو خط لکھ کر ان کی طبیعت کا حال معلوم کیجئے ۔ ۵

جواب: کریم نگر، لکھنو

مورخہ ۔ ۲۹، جولائی ۲۰۲۳ء

محترم جناب والد صاحب

اسلام وعلیکم!

آپ کا نوازش نامہ ملا ۔ ایک ایک لفظ غور سے پڑھا ۔ آپ مطمئن رہیں آپ کی ہر نصیحت پر کاربند رہوں گا ۔ وقت کی پوری قدر کروں گا ۔ ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو گا ۔ میں جانتا ہوں کہ وقت کو فضول کھونا زندگی کو فضول کھونا ہے ۔ اوقات کی پابندی سے ہی انسان ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے ۔ آج سے میں نے روز مرہ کا پروگرام بنا لیا ہے ۔ صبح کو ہر روز سیر پر جاؤں گا، مطالعہ کے لئے کافی وقت وقف رکھوں گا، کھیل کود کے لئے شام کو دو گھنٹے نکالوں گا، بازار سے سودا بھی والدہ صاحبہ کو لا کر دیا کروں گا، بھائی بہنوں سے محبت اور رواداری کا سلوک رکھوں گا ۔ بڑوں کی عزت کرنا اپنا فرض سمجھوں گا ۔ فعل قول اور خیال میں نیک بننے کی پوری کوشش کروں گا ۔ آپ یقین جانیے

ماں باپ کی خدمت بجا لانے اور ان کو خوش رکھنے میں بے حد مسرت ہوتی ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ مجھے آپ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی سعادت نصیب کرے۔ آمین!

آپ کا بیٹا

محمد عمر حسن

جواب: اپنے اسکول کے پرنسپل کے نام سیکشن تبدیل کرانے کے لیے درخواست لکھیے؟

محترم پرنسپل صاحب

دلی پبلک اسکول، متھورا روڈ دلی-۳

جناب عالی!

آپ سے گزارش ہے کہ میں آپ کے اسکول کا جماعت: نہم کا طالب علم ہوں اور میرا نام محمد خالد ہے۔ میں اردو کے مضمون میں تھوڑا کمزور ہوں۔ آپ میرا سیکشن اے سے (A) بدل کر سیکشن بی (B) کر دیجئے۔ بی سیکشن میں میرے کچھ دوست ہیں جو مجھے اردو سمجھانے میں میری مدد کرتے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے سیکشن بی میں بھیجنے کی مہربانی کریں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

(شکریہ)

آپ کا طالب علم

نام۔ محمد خالد

جماعت: نہم

رول نمبر۔۔۔ ۱۲

سکشن۔۔۔ اے (A)

تاریخ: ۲۹، جولای ۲۰۲۳ء

سوال نمبر۷: ڈاکٹر ذاکر حسین، کے حالات زندگی پر ۱۰۰ الفاظ کا نوٹ لکھیے-۵

جواب: ڈاکٹر ذاکر حسین حیدرآباد میں پیدا ہوئے ان کا تعلق فرخ آباد کے ایک معزز پٹھان خاندان سے تھا ان کی ابتدای تعلیم اسلامیہ اسکول اٹاوہ میں ہوئی۔ وہ اعلی تعلیم کے لیے علی گڑھ اور جرمنی تک گیے جرمنی سے انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ڈاکٹر ذاکر حسین کی شخصیت کے کئی اہم پہلو تھے وہ بیک وقت ایک صاحب طرز ادیب، ماہر تعلیم، قومی رہنما، اور سیاست داں تھے۔

وہ جامعہ ملیہ اسلامیہ ، نئی دہلی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے ۔ انہوں نے صوبہ بہار کے گورنر، نائب صدر، اور صدر جمہوریہ ہند کی حیثیت سے ملک وقوم کی غیر معمولی خدمات انجام دیں ۔ ذاکر صاحب کا ادبی سفر دنیا کی چند اہم کتابوں کے ترجموں سے شروع ہوا ان ترجموں میں مشہور فلسفی افلاطون کی کتاب ریاست اور اڈون کینن کی سیاسی اقتصادیات وغیرہ شامل ہیں ۔ انہوں نے جرمنی زبان میں گاندھی جی پر ایک کتاب لکھی ۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور بچوں کے ادب سے انہیں خصوصی دلچپی تھی ۔ انہوں نے بچوں کے لیے متعدد مضامین اور کہانیاں لکھیں ابو خاں کی بکری ، لومڑی کی چالاکی ، مور کا حسن ، اونٹ کا ضبط، اور گھوڑے کی نرمی وغیرہ ان کی مشہور کہانیاں ہیں ۔

سوال نمبر۸: اختر شیرانی یا اسمعیل میرٹھی کے حالات زندگی اور ان کی شاعری پر ۱۰۰ الفاظ پر مشتمل نوٹ لکھیے ۔ ۵

اختر شیرانی، کا مختصر تعارف:

پورا نام محمد داود خاں اختر شیرانی تھا راجستھان کے شہر ٹونک میں ۱۹۴۸ء میں پیدا ہوے ۔ وہ اردو کے مشہور محقق ادیب حافظ محمود خاں شیرانی کے بیٹے تھے ۔ ریاست ٹونک کا ماحول نہایت علم پرور اور زبان وادب کو فروغ دینے والا تھا ۔ اختر شیرانی کی پرورش اسی ماحول میں ہوی ۔ انھیں فطرت سے بے پناہ لگاو تھا ۔ قدرتی مناظر کو انھوں نے خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا ہے ۔ اختر شیرانی کو رومانی شاعر کہا جاتا ہے ۔ ان کی شاعری میں گیتوں جیسی روانی اور نغگی ہے ۔ نظم اور گیت ان کی پسندیدہ اصناف ہیں ۔ ان کی شاعری کا کلیات شایع ہو چکا ہے ۔ ان کی شاعری کا دوسرا اہم موضوع حب الوطنی ہے ۔ ان کی نظموں میں اپنی دھرتی اور اس کے حسن کے جلووں کا عکس جھلکتا ہے ۔ جنھیں پڑھ کر ایک مانوس فضا کا احساس ہوتا ہے ۔ اختر شیرانی مقبول اور باکمال شاعر تھے ۔ ۱۹۰۵ء میں وفات پای ۔

حصہ - ج: عملی قواعد - ۲۰

سوال نمبر۹: درجہ ذیل میں سے صرف آٹھ سوالوں کے متبادل جوابوں میں سے درست جواب کی نشاندہی کیجیے :

(i): نیچے دیے ہوے لفظوں میں مزکر اور مونث چھانٹ کر لکھیے ؟۲

جواب: (i) محنت ۔ (ii) خوف

مذکر ۔ خوف

مونث ۔ محنت

(ii) واحد کی پہچان کیجیے ؟ ۲

جواب: (i) ذخیرہ

(iii) احمد کل آیا تھا، یہ فعل کی کون سی قسم ہے ؟۲

جواب: (a) فعل ماضی

(iv) تم کھانا کب کھاوگے؛ یہ فعل کی کون سی قسم ہے ؟۲

(d) فعل مستقبل

(v) درج ذیل الفاظ میں سے کس میں لاحقہ، استعمال ہوا ہے ؟۲

جواب: (c) عقل مند

(vi) ذیل میں دیے الفاظ کے مترادف الفاظ بنایں ؟۲

(i) ظلم (ii)–انسان

جواب: الفاظ ـ ـ مترادف

ظلم ـ ـ ستم

انسان ـ ـ بشر،آدمی

(vii) نیچے لکھے ہوے لفظوں کے متضاد لکھیے ۲

جواب: (i) مغرب ـ (ii) موت

جواب: الفاظ ـ ـ متضاد

مغرب ـ ـ مشرق

موت ـ ـ حیات

(viii) درج ذیل میں سے مونث کی پہچان کیجیے ؟۲

جواب: (iv) محنت

سوال نمبر۱۰: درجہ ذیل الفاظ محاوروں اور کہاوتوں میں سے صرف چار کو جملوں میں استعمال کیجیے ؟۴

(i) چھٹی کا دودھ یاد آنا (ii) حق مارنا (iii) وار خالی دینا (iv) ہتھیار ڈالنا (v) مٹھی گرم کرنا

چھٹی کا دودھ یاد انا ۔ جنید اور نوید میں جب جھگڑا ہوا تو جنید نے غصے میں اکر نوید کو یہ کہا کہ اتنا ماروں گا کہ تجھے چھٹی کا دودھ یاد اجائے گا۔

حق مانا مارنا۔ اللہ پاک کے سامنے حق مارنے والوں کی بہت زبردست پکڑ ہے۔

وار خالی دینا۔ دکاندار پر ڈاکو نے کئی بار وار کیے پر سارے ان لوگوں کے خالی گیے۔

ہتھیار ڈالنا ۔ اکبر کی فوج کے سامنے ابراہیم لودی کی فوج نے ہتھیار ڈال دیے۔

مٹھی گرم کرن ۔ اچورا چکے اج کل پولس والوں کی مٹھی گرم کر کے اپنا کام نکال لیتے ہیں۔

حصہ ۔ د: ادب ۱۵نمبر

سوال نمبر۱۱: درج ذیل میں سے صرف تین سوالوں کا جواب لکھیے ؟۶

۱۔ جانوروں سے دور رہنا کیوں بہتر ہے ؟

جواب: جانوروں سے دور رہنا ہمارے لیے اس لیے بہتر ہے کیونکہ ہم ان کے طور طریقوں سے واقف نہیں وہ کبھی بھی کسی وقت بھی ہم پر حملہ کر سکتے ہیں ۔

۲۔جنگل کی زمین کس طرح زرخیز ہوتی رہتی ہیں ؟

جواب: جنگل کی زمین اس طرح زرخیز ہوتی رہتی ہے کہ چڑیا جنگل میں بیجوں کو بکھیرتی ہے اور ان کی بیٹ کی وجہ سے جنگل زرخیز ہوتے ہیں ۔

۳۔تاجر کا چہرہ شرم سے کیوں سرخ ہوگیا ؟

جواب: تاجر کا چہرہ شرم سے اس لیے سرخ ہوگیا کہ پنچوں نے اس سے کہا کہ تم نے گھوڑے کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا اس گھوڑے نے تمہاری جان بچائی اور تم نے اسے بھوکا پیاسا اصطبل سے نکال دیا ہمارے شہر میں ایسا نہیں ہوتا ہر ایک کو اس کا حق ملتا ہے ۔ اور احسان کا بدلہ احسان ہے ۔

۴۔سائس کے برتاؤ کی وجہ سے گھوڑے کو کیا کیا تکلیفیں اٹھانی پڑیں ؟

جواب: سائس کے برتاؤ کی وجہ کر گھوڑے کو بہت ساری تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا سائنس نے روز بروز گھوڑے کا دانہ کم کر دیا اور بیچارہ گھوڑا رات بھر اصطبل کے باہر بارش اور طوفان میں کھڑا رہا سائس کی برتاؤ کی وجہ سے گھوڑا بھوکا پیاسا رہا اور ادھر ادھر مارا مارا پھرتا رہا ۔

۵۔حامد اور اس کی بہن نے چڑیا گھر میں کون کون سے جانور دیکھے ؟

جواب: حامد اور اس کی بہن نے چڑیا گھر میں بہت سارے غیر ملکی جانور دیکھے ہیں جن میں خاص اور اہم ہیں پانڈا، کنگارو، چمپینزی، زراف، سفید شیر، بندر، ہرن، ہاتھی، بارہ سنگھا، چیتل ،ریچھ، رنگ برنگی چڑیاں، اور طوطے شامل ہیں ۔

۶۔چیمپینزی کو گرمی کیوں ستاتی ہے ؟

جواب: چیمپینزی ٹھنڈے ملک کا جانور ہے اس لیے وہ گرمی کا عادی نہیں اسی وجہ سے اسے گرمی بہت ستاتی ہے ۔

سوال نمبر۱۲: درج ذیل میں سے دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے ؟۲

(i) اختر شیرانی، کا پورا نام لکھیے ۔؟

جواب: اختر شیرانی کا پورا نام محمد داؤد خاں اختر شیرانی تھا ۔

(ii) گل بدن بیگم کس کی بیٹی تھیں ؟

جواب: گل بدن بیگم، بابر کی بیٹی تھیں۔

سوال نمبر۱۳: درج ذیل میں سے دو سوالوں کے جواب نہیں لکھیے ؟۴

(i) فضول خرچی سے آپ کیا سمجھتے ہیں ؟

جواب: روپیہ پیسہ اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے خرچ کیا جاتا ہے لیکن کبھی کبھی سوچے سمجھے بغیر ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے کو فضول خرچی کہتے ہیں۔

(ii)اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے ؟

جواب: اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ لوگ تنگدستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(iii)کیفایت شعاری اور کنجوسی میں کیا فرق ہے ؟

جواب: اپنی امدنی اور خرچ میں توازن رکھنے کو کفایت شعاری کہتے ہیں دولت جمع کرنے کے شوقین اور ضرورت کے وقت بھی پیسہ نہ خرچ کرنے والے کنجوس کہلاتے ہیں۔

سوال نمبر۱۴: درج ذیل میں سے تین سوالوں کے مختصر جواب لکھیے ؟۳

۱۔ لڑکی کن چیزوں سے بے پرواہ ہوکر گا رہی تھی ؟

جواب: اس وقت کسی شیو مندر میں گھنٹا بج رہا تھا چڑیاں گھونسلے سے نکل کر جنگل میں چہچا رہی تھیں۔ بکری اور بچیا خوشی میں چلا رہے تھے لیکن غمگین لڑکی ان سب سے بے پرواہ اپنی غمگین لے میں گائے جا رہی تھی۔

۲۔کہو کچھ کسی سے تو لفظوں کو تولو، لفظوں کو تولنے کا کیا مطلب ہے ؟

جواب: جب کسی سے گفتگو کی جائے تو پہلے اچھی طرح سمجھ لیا جائے کہ کیا کہنا ہے ہر شخص کے مرتبے عمر کے مطابق سلیقہ سے بات کرنی چاہیے۔ کبھی زبان پر غلط بات نہ ائے منہ سے کوئی گالی نہ نکلے کبھی غلط بیان نہیں نہ کریں یہی گفتگو کرنے کے آداب ہیں، لفظوں کو تولنے کا مطلب یہی ہے۔

۳۔ سورج نراین، مہر کی کون سی نظم آپ کے نصاب میں شامل ہے اس کا نام لکھیے ؟

جواب: ہمارے نصاب میں سورج نارائن مہر کی نظم جو شامل ہیں اس کا نام ہے، بہادر بنو،

۴۔ برسات اور پھسلن نظم کے شاعر کا نام کیا ہے ؟

جواب: برسات اور پھسلن نظم کے شاعر کا نام نظیر اکبر آبادی ہے۔